Lesson 5: Al-Maidah (Ayaat 41 - 50): Day 16

سُوْرَۃُ المَائدۃ کی تفسیر

آئیں اگلی آیت کی تفسیر دیکھتے ہیں؛

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

بیشک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اسی کے مطابق انبیاء جو (خدا کے فرمانبر دار تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں اور مشائخ اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں (۴۴)

تورات کی خوبیاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ تورات الہامی کتاب تھی۔ جیسے قرآن اللہ کی طرف سے نازل ہؤا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور اُس کی اولاد کو پیدا کر دیا اور پھر انسان کی ہدایت کا سامان بھی کر دیا۔ اور رسول، انبیاء اور شریعت کے احکام اور کتابیں بھی نازل کیں۔ ہر دَور کے لوگوں کے لئے ہادی اور رہبر بھیجا۔ ہدایت دینے کے کچھ طریقے یہ تھے؛

1) اللہ ڈائریکٹ انسانوں سے بات کرے یا ہدایت نامہ دے۔

2) ایک کتاب دے دیتا پھر لوگ خود ہی اُس پر عمل کرتے یا نہ کرتے۔

3) یا اللہ ہر ایک سے ڈائریکٹ بات کرنے کی بجائے ہر دَور کے لوگوں کی ہدایت کے لئے پیغمبر اور رسول بھیجتا۔ جو لوگوں کو اُن احکام پر عمل کر کے دِکھائے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ پہلی دو آپشن پریکٹیکل نہیں لگتیں۔ ایک تو اس لئے کہ اللہ کا مقام بہت بلند ترین ہے۔ اللہ کے اَدب اور احترام کے خلاف بات لگتی ہے کہ اللہ خود ہر ایک سے مخاطب ہوتا۔ (حالانکہ اللہ کے لئے یہ ممکن تھا کہ روزانہ اربوں کھربوں لوگوں سے بات کرے اور انہیں ہدایات دے)۔

دوسرا پھر کس میں جرأت ہوتی کہ اللہ کے حکم کو انکار کرتا۔

اللہ نے یہ دُنیا امتحان کے لئے بنائی ہے۔ آج بھی اگر غائب کے پردے اُٹھائے جائیں۔ تو کائنات کی ہر چیز اللہ کے آگے جھک جائے۔

اس لئے یہی بہترین آپشن تھی کہ انبیاء کرام اور رسولؑ بھیجے گئے۔

انبیاء کرام اور رسولؑ ہر دور کے انسانوں میں سے بہترین لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے جس کو چاہا منتخب فرمالیا۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام اور رسولوں کی تربیت بھی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام اور رسولؑ بہترین قوم اور بہترین خاندان سے منتخب کیے۔

(پہلا مرحلہ) عموماً انبیاء کرامؑ کو نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی۔ اُس وقت تک انہیں لوگوں کے ساتھ رہ کر بہت تجربہ ہو چکا ہوتا تھا۔ (سوائے عیسیٰؑ کے۔ کیونکہ اُن کی تربیت ماں کے پیٹ سے ہی ہو چکی تھی۔) اور لوگ بھی اُن کی سچائی، امانت اور دیانت داری کے قائل ہو چکے ہوتے تھے۔

(دوسرا مرحلہ) پھر تقریباً تمام انبیاؑاور رسولوں نے بکریاں چرائیں۔ بکری ایک شریر جانور ہے، اُس کی دیکھ بھال سے انسان میں برداشت پیدا ہو جاتی ہے۔۔ تو انبیاء کرامؑ کو عام لوگوں کے ساتھ صبر اور برداشت کرنے کی عادت بھی پیدا ہو گئی۔

تیسرے مرحلے پر اللہ انبیاء کرام کو تنہائی میں عبادت کرنے میں لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ اللہ کے پیغام کو قبول کرنے کے عادی ہو چکے ہوں۔

پھر جس طرح اللہ کے نبیؐ پر وحی نازل ہوئی۔ باقی انبیاء کرام پر بھی کتابیں نازل ہوئیں۔

ہم اللہ کی آریجنل کتاب پڑھ رہی ہیں۔ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کریں۔ قرآن پاک کو پکڑ کر ہاتھ لگائیں۔ اللہ کے کلام کو اپنے ہاتھوں میں محسوس کریں۔

تورات موسیٰ پر نازل ہوئی اور باقی جتنے انبیاء کرامؑ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے انہوں نے تورات ہی کی تعلیمات دی تھیں۔

هُدًى وَّنُوْرٌ : یہ تورات ہدایت اور نور ہے۔ ہدایت بیرونی رہنمائی کو کہتے ہیں۔ دُنیا میں جینے کے طریقے، احکامات، لوگوں کے ساتھ معاملات، تمام طور طریقے، تمام گائیڈ لائنز، تمام عبادات،

اور نور اندر کی، باطنی ہدایت، انسان کو اندر سے اطمینان اور سکون دیتی ہے۔

آج کے دور میں مذہبی طور پر قرآن کو ہدایت تو سمجھا گیا ہے۔ اور اس پر بات بھی بہت کی جاتی ہے۔ لیکن باطن کی اصلاح پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ کتاب اندر کی ہدایت بھی کرتی ہے۔ قرآن پر توجہ دی جائے تو یہ انسان کو اندر سے بدل دیتی ہے۔ اپنی زندگی میں اِسے کیسے لائیں؟

اللہ کی کتابیں ہدایت اور نور ہیں۔ اندر کی رہنمائی کی بہت ضرورت ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں ظاہری عبادت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ جب انسان کا اندر بدل جاتا ہے۔ اللہ سے سچی محبت ہو جاتی ہے۔ تو انسان خود بخود اللہ کو راضی کرنے میں لگ جاتا ہے۔

بعض اوقات لوگ قرآن زبانی یاد کر لیتے ہیں لیکن دِل میں نور نہیں ہوتا۔ قرآن کے سفر میں ہدایت اور نور" هُدًى وَّنُوْرٌ " دونوں لیں۔ تمام عبادات کو بھی سمجھ لیں۔ عقائد دُرست کر لیں۔ پھر عمل بھی بدلیں گے۔ پھر معاملات سنور جاتے ہیں۔

پھر انسان تڑپ اُٹھتا ہے کہ یا اللہ مجھ سے نیکی قبول فرمالے۔

پہلے اندر نور آتا ہے۔ پھر انسان اپنی عبادات اور معاملات سنوارنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ پھر تیسرا درجہ ہم اپنے اوپر اپلائی کرتے ہیں۔ اُس پر عمل کرتے ہیں۔

نُوْرٌ ⟸ ⟸ هُدًى

يَحْكُمُ بِهَا

پہلے دِل میں نور آئے، دِل بدلے پھر ظاہری عبادات اور معاملات پر توجہ دی جائے اور پھر اپنی زندگی کے ہر معاملے میں رَبّ کو راضی کرنے میں لگ جائیں۔

ہمارے ہاں اس بات پر توجّہ دی جاتی ہے کہ سیاسی طور پر مضبوط ہو کر پھر دین اسلام لایا جائے۔ یا پھر ظاہری دین اسلام کے قوانین نافذ کر دیئے جاتے ہیں۔ جب لوگوں کا دِل ہی نہیں بدلا تو نظام سے

زیادہ فرق بھی نہیں پڑتا۔ ہمیں لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کی ضرورت ہے، جب قرآن کی تعلیمات عام ہو جائیں گی۔ پھر لوگوں کو اللہ کو راضی کرنے کی فکر بھی لگ جائے گی۔

پھر اللہ کے نبیوںؑ کے ساتھ آیا کہ اسلموا۔۔۔ یَحۡکُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا۔۔۔

مفسرین اس کی دو وجوحات بتاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ تعریف کا جملہ ہے۔ کہ نبی تو ہوتے ہی مسلم ہیں۔ کیونکہ وہ اطاعت کرنے والے اور اللہ کے فرمابردار عاجز انسان ہوتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ یہود انبیاء کرام پر الزام لگاتے تھے کہ نبی بھی گناہ اور غلطیاں کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

یہود کہتے تھے کہ یعقوبؑ نے شراب پی تھی اور برہنہ ہوئے تھے (نعوذ باللہ) اور یہود یہ بھی کہتے ہیں کہ سلیمانؑ نے اپنی بیویوں کو خوش کرنے لئے بت کو سجدہ کیا اور کفر کیا تھا۔ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمادیا کہ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا۔

(یہودیوں نے اپنی کتابوں میں ایسی غلط قسم کی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔)

کسی متقی اور پرہیز گار انسان کے متعلق غلط قسم کی بات ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ انبیا کرامؑ پہلے خود ایمان لائے اور پھر دوسروں کو عمل کرنے کے لئے کہا۔

تو انبیا کرامؑ تو سب اسلموا پر تھے۔

لیکن یہودیوں کو مسلمان کا نام اچھا نہیں لگا اور وہ خود ہی یہودی بن گئے۔ (آج کچھ مسلمان بھی اپنے ساتھ کئی دوسرے فرقوں کے نام لگا لیتے ہیں۔)

کچھ لوگوں نے اللہ کی کتابوں میں بھی اپنی مرضی سے تبدیلیاں کر لیں۔

الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ : یہود کے مذہبی طبقوں میں دو نام استعمال ہوتے ہیں۔

الرَّبَّانِيُّونَ : یہ رَبّ والے یعنی عبادت گُزار۔ صوفیا کرام۔ تسبیح کرنے والے۔ صاحبِ طریقت

وَالْأَحْبَارُ : ،عالم، علماء، مفتی۔ علم دینے والے۔

علم کے بغیر اگر کوئی صوفی بن جائے تو وہ لوگوں کو بھٹکا دے گا۔ صوفی کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ اور عالم کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔

"۔۔ اور مشائخ اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔۔"

ان کو کام کیا دیا گیا تھا کہ تورات کی حفاظت کرو۔ پیغام کی اور احکام کی حفاظت۔ لیکن انہوں نے یہ کام نہ کیا۔ اپنی ذمّہ داری نہیں نبھائی۔ بلکہ اُس میں تبدیلیاں کر دیں۔

قرآن پاک کی حفاظت کی اللہ نے خود ذمّہ داری لی ہے۔ اس لئے آج تک محفوظ ہے۔

تورات میں معیشت، معاشرت اور زندگی گزارنے کے اُصول تھے۔

"۔۔۔ اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں (۴۴) "

لیکن لالچ اور خواہشات کی وجہ سے، حُبِّ جاہ اور حُبِّ مال، مال یا عہدے کے لالچ کی وجہ سے فتوے دیتے تھے۔ اللہ کے احکام کو بدل دیتے۔ لیکن وہ لوگوں کو خوش کرنے میں لگے رہتے تھے۔

جو اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ ظالم ہیں۔ وہ فاسق ہیں۔

آپ اس کو ایسے دیکھیں کہ آسمان سے اللہ نے ایک فیصلہ ایک حکم بھیجا۔ یہ حکم ہماری زندگی کا، ایک مومن کی زندگی کا عمل بن جانا چاہیئے۔

ہر انسان کے اندر ضمیر ہے۔ نفسِ لوامہ۔ Conscious ہمارا اَندر بتاتا ہے کہ کام ٹھیک ہے یا نہیں۔ ہر انسان کے اندر ایک عدالت ہے۔ یہ کام دو لیول پر ہونا چاہیئے؛

A. انسان کا اپنا جسم۔ انفرادی فیصلے۔ ہم خود نیک بن جائیں۔ ہمارا جسم خود ایک الگ دُنیا ہے۔ قرآن انسانی زندگی میں ڈھل جائے۔ زندگی کا حصّہ بن جائے۔ قرآن کے مطابق زندگی گُزاریں۔

B. ملکی سطح پر ہونا چاہیئے۔ لیکن ہمارے ہاں اسلامی نظام رائج نہیں ہے۔ سود، رشوت، زنا عام ہے۔ ظاہری طور پر اسلام کا نام لیا جاتا ہے۔

قرآن تو یہی شکوے کرتا ہے؛

مجھ سے عقیدت کے دعوے اور قانون پر راضی غیروں کے۔

ہم نے قرآن کو گھر میں اونچی جگہ پر رکھ دیا اور بھول گئے۔ عزّت تو دی لیکن حکم نہیں مانا۔

ہمارا یہی جُرم ہے۔ کہ ہم نے سچّی قدر دانی نہیں کی۔ ہم مرنے والوں پر پڑھتے ہیں لیکن اس کی ضرورت زندہ لوگوں کو ہے۔ قرآن بند ہے، زندگی میں کھولتے نہیں ہیں۔

یہ اللہ کی کتاب ہمارے لئے ہے۔ اس کو پڑھیں۔ علم حاصل کریں۔ اس پر عمل کریں۔ بیٹی کو جہیز میں تو دیتے ہیں لیکن بیٹی کو اِس کا علم نہیں دیتے۔ قرآن پر عمل کرنے کی تعلیم نہیں دیتے۔

اللہ کی کتابیں کیوں نازل ہوئیں؟

- عملی زندگی کا نظام بدل جائے۔
- یہ کتابیں انسان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لاتی ہیں۔
- انسان کے جذبات اور احساسات کو بدل دیتی ہیں۔ اُس کی ترجیح پھر آخرت ہوتی ہے۔
- خلق کے بارے میں رہنمائی دیتی ہیں۔
- ظاہر اور باطن کو سنوار دیتی ہیں۔
- معاشرت، کمائی کے احکام، زندگی گزارنے کے احکام واضع کرتی ہیں۔
- کتاب پڑھنے والا، سیکھنے والا دوسروں کو بھی سکھائے گا۔
- معیشت، معاشرت، سیاست کو بدلنے کے لئے آتی ہے۔ (ہماری معاشرت ہندوؤں جیسی، ویسے ہی رسم ورواج، معیشت یہودیوں والی، سودی نظام، صرف عبادات مسلمانوں والی ہیں۔ پھر آگے اُس کے بھی ٹکرے کر دیئے گئے۔ کہ تم فلاں فرقہ ہم فلاں فرقہ۔

- کتاب لوگوں کو قائدبنانے کے لئے آتی ہے۔اسلام کے عروج کے دنوں میں جنگیں بھی اسلام کے مطابق ہوتی تھیں۔اسلام نے عدل اور انصاف کا حکم دیا۔ہم کتاب پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔
- کتاب حکومت کرنے کے طریقے سکھاتی ہے۔(2015 کے سروے کے مطابق دُنیامیں 50 ممالک ایسے ہیں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔)پوری دُنیامیں تقریباً 1.8 بلین مسلمان ہیں۔
- یہ کتاب ہمیں مقاصد دیتی ہے۔اللہ سے دُعاہے کہ ہم وہ مقاصد پورے کرنے والے بنیں۔

انسان کو اتنے پیارے مقاصد ملتے ہیں۔جنّت میں لے جانے والے احکامات کی پابندی کیوں نہیں کرتے؟یہ کتاب عظیم ترین کاموں کے لئے آئی ہے لیکن یہ مقاصد پورے کیوں نہیں ہوتے؟

- خواہشِ نفس کی وجہ سے۔خواہش پرستی کی وجہ سے۔انسان کو پابند زندگی اچھی نہیں لگتی۔ یعنی اللہ کی غلامی سے نکلنا چاہتا ہے۔
- انسان کی گردن آزاد نہیں رہتی جب وہ اللہ کی غلامی کا پٹہ اپنی گردن سے اُتارتا ہے توشیطان کی غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے۔جب انسان ربّ کے آگے نہیں جھکتا توسب کے آگے جھکتا ہے۔
- لوگوں کا خوف۔ہم میں سے کچھ لوگ ڈرتے ہیں کہ لوگ یہ نہ کہیں وہ نہ کہیں۔

جب ہم دونوں جہانوں میں فیصلے کرنے والا اللہ کو حاکم مانیں گے۔ رَبّ سے ڈریں گے تو پھر تبدیلی آتی ہے۔ ہم سب کا حاکم ایک ہی ہے۔ انسان ایک ہی رنگ میں اچھا لگتا ہے۔ انسان ایک دَر پر ہی اچھا لگتا ہے۔ اللہ کے سامنے جھکنے والے انسان کو ہی رہنمائی ملتی ہے۔

آگے اللہ سبحان وتعالیٰ نے کچھ اور احکامات کی بات کی ہے۔